احساسات — شیخ ادیب الرحمن

نہیں یہ میرا وطن نہیں ہے

میں پاکستان کا محب وطن شہری ہوں مگر اس پاکستان کا نہیں جہاں اسلام کا نام فیشن کے طور پر لیا جارہا ہے۔ جہاں ڈش انٹینا تہذیب اور عریاں فلموں نے لوگوں کے ذہنوں میں تخریب کاری کے رجحانات کو ہوادی ہے۔ جہاں رشوت لینا حقوق میں شامل ہے۔ جہاں فرقہ پرستی اور فرقہ سازی کے بد ترین عمل کی بھرمار ہے۔ جہاں بڑے بڑے پیرانِ تسمہ پا اور جبہ و دستار سے مزین علماء سوء اسلام کے نام سے اپنی اپنی معاشی دکانداری چمکانے میں مصروف ہیں۔ جہاں عوام نے انگریزوں سے ظاہری آزادی تو حاصل کر لی ہے۔ مگر ان کے ذہن ان کی سوچ ابھی تک مغربی تہذیب کی چکا چوند میں قید ہے۔ وہ پاکستان ہرگز میرا نہیں۔ کہ جہاں علاقائی اور لسانی تعصب فروغ پا رہا ہے۔ جہاں اب بھی لڑکیوں کی پیدائش پر سوگ منایا جاتا ہے۔ دیر تک انکی شادی نہیں کی جاتی کہ جائیداد میں سے اپنا حصہ نہ لے جائیں۔ جہاں عورتوں کی عزت و آبرو محفوظ نہیں۔ جہاں جاگیرداروں کو خدا کی طرح پوجا جاتا ہے۔ جہاں وڈیروں کا اندھا قانون چلتا ہے۔ جہاں قدم قدم پر اسلام کی تذلیل کی جاتی ہے۔ یعنی یہ پاکستان ہرگز میرا نہیں ہے۔

میرا پاکستان تو وہ ہے کہ جو ہمارے اور آپ کے بزرگوں نے اپنے سروں کے نذرانے پیش کر کے حاصل کیا تھا۔ جس کی بنیادوں میں ہمارے آباؤ اجداد کا خون ہے۔ جس کے لئے کتنی ماؤں کی چادریں اتریں اور کتنی سہاگنوں کی چوڑیاں ٹوٹیں۔ میں تو اس نظریاتی خداداد مملکت پاکستان کا شیدائی ہوں جس میں فرامینِ الٰہی اور تعلیماتِ محمدی ﷺ کو جاری و ساری کیا جائے جس میں اس آدمی کو افضل و بہتر جانا جائے جو سب سے زیادہ امانت دار اور ہر کام میں اللہ و اسکے رسول ﷺ کا پیروکار ہو۔ میں تو اس پاکستان کا چاہنے والا ہوں۔ جس کا خواب چوہدری رحمت علی اور علامہ اقبال نے دیکھا تھا۔ جس کا مطلب

"لا الہ الا اللہ"

بتایا گیا تھا۔ جس کے گھروں میں قرآن کریم کو محض برکت کے لئے نہ رکھا جائے۔ بلکہ اس کو پڑھا اور سمجھا جائے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ جس کا ہر نوجوان اقبال کا شاہین ہو۔ زیورِ تعلیم سے اپنے آپکو آراستہ کر کے اپنے وطن کے لئے مستقبل کا معمار بنائے۔

ایسے پاکستان کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار ہوں۔ کہ!

"میرا سب کچھ میرے وطن کا ہے"